

سلسلہ خطبہ 25



خطبہ جمعہ المبارک

خطبہ رائٹر

ابوضیاء تنزیل عابد

مدرسہ: جامعہ اسلامیہ سلفیہ ڈپن بنگلہ پورہ لوالا

عنوان:

اپنے نیک اعمال
سنبھالنے



شعبہ تبلیغ جامعہ اسلامیہ سلفیہ ڈپن بنگلہ پورہ لوالا

زیر اہتمام



اپنے نیک اعمال سنبھالئے

اہم عناصر:

❁ اعمال کئے نہ کئے برابر ❁ اعمال متقین کے قبول ہوتے ہیں

❁ اعمال کی قبولیت کے لئے دعا کرنا ❁ اعمال میں دوام

❁ کچھ کاموں کی وجہ سے نیک اعمال کی بربادی

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا ضَلَالَ لَهُ، وَمَنْ يَضِلُّ فَلَا هَادِيَ لَهُ،
وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَمَّا بَعْدُ فَاَعُوذُ
بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ إِمَّا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ [المائدہ: 27]

ذی وقار سامعین!

اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو بڑی بڑی نعمتوں اور قیمتی چیزوں سے نوازا ہے لیکن ایک مسلمان اور مومن کا سب سے بڑا اور قیمتی سرمایہ اس کے نیک اعمال ہوا کرتے ہیں جو اس نے دن رات محنت اور مشقت کر کے کمائے ہوتے ہیں۔ یاد رکھیے! نیک اعمال کرنا اور نیکی کرنا بڑا آسان ہے لیکن نیکی کو سنبھالنا اور قبولیت کے درجے تک لے کے جانا بہت زیادہ مشکل ہے۔ نیکی کی بہت زیادہ اہمیت ہے کل قیامت والے دن نیکیوں کی بنیاد پر ہی ہم جنت میں جائیں گے اگر وہاں ایک نیکی بھی ہمارے نامہ اعمال میں کم ہو گئی تو میدان محشر میں کوئی شخص بھی ہمیں ایک نیکی دینے کے لیے تیار نہیں ہو گا اس لیے ہمیں اپنے نیک اعمال کی فکر کرنا چاہیے۔

آج کے خطبہ جمعہ میں ہم نیک اعمال کے حوالے سے چند ضروری باتیں سمجھیں گے کیونکہ یہ بہت زیادہ فکر مندی کی بات ہے کہ انسان وقت پر نماز پڑھے، وہ وقت پر جمعہ کی ادائیگی کے لیے مسجد میں آئے اور وہ دین اسلام کے باقی سارے کام بڑھ چڑھ کر کرے لیکن جب وہ اللہ کے دربار میں پہنچے تو اس کے سارے کے سارے نیک اعمال برباد ہوئے ہوں۔

1۔ اعمال کتنے نہ کتنے برابر

ہمارے کچھ نیک اعمال ایسے ہوتے ہیں جو کیے یا نہ کیے برابر ہوتے ہیں وہ اللہ کے دربار میں قبول ہی نہیں ہوتے اس کی دو وجوہات ہوتی ہیں:

۱۔ توجہ اور خشوع و خضوع کا نہ ہونا:

اس بندے کی عبادت قبول نہیں ہوتی اور اس کا نیک عمل کیا یا نہ کیا برابر ہوتا ہے جس بندے کی عبادت کرتے ہوئے توجہ نہ ہو اور خشوع و خضوع نہ ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے اس کے بعد ایک اور شخص آیا۔ اس نے نماز پڑھی، پھر نبی کریم ﷺ کو سلام کیا۔ آپ نے سلام کا جواب دے کر فرمایا؛

اَرْجِعْ فَصَلِّ، فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ "واپس جاؤ اور پھر نماز پڑھ، کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔"

وہ شخص واپس گیا اور پہلے کی طرح نماز پڑھی اور پھر آکر سلام کیا۔ لیکن آپ نے اس مرتبہ بھی یہی فرمایا؛

اَرْجِعْ فَصَلِّ، فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ "واپس جاؤ دوبارہ نماز پڑھ، کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔"

آپ نے اس طرح تین مرتبہ کیا۔ آخر اس شخص نے کہا کہ اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔ میں اس کے علاوہ اور کوئی اچھا طریقہ نہیں جانتا، اس لیے آپ مجھے نماز سکھا دیجئیے۔ آپ نے فرمایا؛

إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ، ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ رَأْسَكَ، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْدِلَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ جَالِسًا، وَافْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا

"جب نماز کے لیے کھڑا ہو تو پہلے تکبیر تحریمہ کہہ۔ پھر آسانی کے ساتھ جتنا قرآن تجھ کو یاد ہو اس کی تلاوت کر۔ اس کے بعد رکوع کر، اچھی طرح سے رکوع ہو لے تو پھر سر اٹھا کر پوری طرح کھڑا ہو جا۔ اس کے بعد سجدہ کر پورے اطمینان کے ساتھ۔ پھر سر اٹھا اور اچھی طرح بیٹھ جا۔ اسی طرح اپنی تمام نماز پوری کر۔" [بخاری: 757]

عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي فَطَقَّفَ فَقَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ مُنْذُ كَمْ تُصَلِّي هَذِهِ الصَّلَاةَ قَالَ مُنْذُ أَرْبَعِينَ عَامًا قَالَ مَا صَلَّيْتَ مُنْذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَلَوْ مِثَّ وَأَنْتَ تُصَلِّي هَذِهِ الصَّلَاةَ لَبِتَّ عَلَى غَيْرِ فِطْرَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيُخَفِّفُ وَيُحْسِنُ [بخاری: 1313]

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے ایک آدمی کو ناقص نماز پڑھتے دیکھا۔ حضرت حذیفہ نے اس سے پوچھا: تو کتنے عرصے سے ایسی نماز پڑھ رہا ہے؟ اس نے کہا: چالیس سال سے۔ آپ نے فرمایا: یقین کر چالیس سال سے تو نے نماز پڑھی ہی نہیں اور اگر تو اسی قسم کی نماز پڑھتا پڑھتا مر جاتا تو حضرت محمد ﷺ کے دین پر فوت نہ ہوتا۔ پھر آپ کہنے لگے: بلاشبہ انسان ہلکی نماز پڑھنے کے باوجود مکمل اور اچھے طریقے سے نماز پڑھ سکتا ہے۔

صحیح بخاری میں ہے: **لَا يَتِمُّ الرُّكُوعُ وَالسُّجُودُ** ”وہ رکوع و سجود مکمل نہیں کر رہا تھا“ [بخاری:

[791]

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُوا اللَّهَ وَأَنْتُمْ مُوقِنُونَ بِالْإِجَابَةِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءَ مَنْ قَلْبٌ غَافِلٌ لَا

ترجمہ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اللہ سے دعا مانگو اور اس یقین کے ساتھ مانگو کہ تمہاری دعا ضرور قبول ہوگی، اور (اچھی طرح) جان لو کہ اللہ تعالیٰ بے پرواہی اور بے توجہی سے مانگی ہوئی غفلت اور لہو لعب میں مبتلا دل کی دعا قبول نہیں کرتا۔ [ترمذی: 3479 حسنہ الالبانی]

۲۔ سنت کی اتباع نہ کرنا:

دوسری وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ سنت کے مطابق عمل نہیں کرتا، کیونکہ کوئی بھی جتنا مرضی بڑا ہو اگر وہ سنت کے مطابق نہیں ہے تو مردود اور نامقبول ہے۔

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے؛

مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ [بخاری: 2697]

”جس نے ہمارے اس دین میں کوئی نئی کام ایجاد کیا جو اس میں سے نہیں ہے تو وہ مردود ہے۔“

ایک اور روایت میں ارشاد فرمایا؛

مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ [مسلم: 4493]

”جس نے کوئی ایسا کام کیا جس کے متعلق ہمارا کوئی حکم نہیں ہے تو وہ مردود ہے۔“

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ تین حضرات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے گھروں کی طرف آپ کی عبادت کے متعلق پوچھنے آئے، جب انہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل بتایا گیا تو جیسے انہوں نے اسے کم سمجھا اور کہا:

وَأَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ

کہ "ہمارا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا مقابلہ! آپ کی تو تمام اگلی پچھلی لغزشیں معاف کر دی گئی ہیں۔" ان میں سے ایک نے کہا کہ آج سے میں ہمیشہ رات پھر نماز پڑھا کروں گا۔ دوسرے نے کہا کہ میں ہمیشہ روزے سے رہوں گا اور کبھی ناغہ نہیں ہونے دوں گا۔ تیسرے نے کہا کہ میں عورتوں سے جدائی اختیار کر لوں گا اور کبھی نکاح نہیں کروں گا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ان سے پوچھا:

أَنْتُمْ الَّذِينَ قُلْتُمْ كَذًا وَكَذًا أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَخْشَاكُمْ لِلَّهِ وَأَتْقَاكُمْ لَهُ لَكِنِّي أَصُومُ وَأُفْطِرُ وَأُصَلِّي وَأَرْقُدُ وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي [بخاری: 5063]

"کیا تم نے ہی یہ باتیں کہی ہیں؟ سن لو! اللہ تعالیٰ کی قسم! اللہ رب العالمین سے میں تم سب سے زیادہ ڈرنے والا ہوں۔ میں تم میں سب سے زیادہ پرہیزگار ہوں لیکن میں اگر روزے رکھتا ہوں تو افطار بھی کرتا ہوں۔ نماز پڑھتا ہوں (رات میں) اور سوتا بھی ہوں اور میں عورتوں سے نکاح کرتا ہوں۔ میرے طریقے سے جس نے بے رغبتی کی وہ مجھ میں سے نہیں ہے۔"

ایک شخص منع وقت میں نفل پڑھنے لگا تو سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے اسے روکا۔ وہ کہنے لگا: بھلا اللہ مجھے نماز پڑھنے پر بھی سزا دے گا؟ فرمایا: اللہ تجھے نماز پڑھنے پر نہیں بلکہ سنت کی مخالفت کرنے پر سزا دے گا۔! [مصنف عبد الرزاق: 3/333]

2۔ اعمال متقین کے قبول ہوتے ہیں

نیک اعمال اس آدمی کے قبول ہوتے ہیں جو متقی ہو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں کا قصہ بیان کیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں؛

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ ابْنَيْ آدَمَ بِالْحَقِّ إِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقْبِلَ مِنْ أَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْآخَرِ
قَالَ لَأَقْتُلَنَّكَ قَالَ إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ [المائدہ: 27]

ترجمہ: اور ان پر آدم کے دو بیٹوں کی خبر کی تلاوت حق کے ساتھ کر، جب ان دونوں نے کچھ قربانی پیش کی تو ان میں سے ایک کی قبول کر لی گئی اور دوسرے کی قبول نہ کی گئی۔ اس نے کہا میں تجھے ضرور ہی قتل کر دوں گا۔ اس نے کہا بے شک اللہ متقی لوگوں ہی سے قبول کرتا ہے۔ اور جو بندہ متقی نہ ہو یعنی تنہائی میں اللہ سے نہ ڈرتا ہو، اس کی جلوت اور خلوت ایک نہ ہو تو اس کے نیک اعمال تباہ و برباد ہو جاتے ہیں۔

عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا عُلَمَنَ أَقْوَامًا مِنْ أُمَّتِي يَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِحَسَنَاتٍ أَمْثَالِ جِبَالٍ بِيضَةٍ فَيَجْعَلُهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَبَاءً مَنْثُورًا قَالَ ثَوْبَانُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صِفْهُمْ لَنَا جَلِيبُهُمْ لَنَا أَنْ لَا نَكُونَ مِنْهُمْ وَنَحْنُ لَا نَعْلَمُ قَالَ أَمَّا إِيَّاهُمْ إِخْوَانُكُمْ وَمِنْ جِلْدَتِكُمْ وَيَأْخُذُونَ مِنَ اللَّيْلِ كَمَا تَأْخُذُونَ وَلَكِنَّهُمْ أَقْوَامٌ إِذَا خَلَوْا بِمَحَارِمِ اللَّهِ انْتَهَكُوهَا [ابن ماجہ: 4245 صحیحہ الالبانی]

ترجمہ: حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا۔ میں اپنی امت کے ان افراد کو ضرور پہچان لوں گا۔ جو قیامت کے دن تہامہ کے پہاڑوں جیسی سفید (روشن) نیکیاں لے کر حاضر ہوں گے تو اللہ عز و جل ان (نیکیوں کو) بکھرے ہوئے غبار میں تبدیل کر دے گا۔

حضرتے ثوبان نے عرض کیا اللہ کے رسول ان کی صفات بیان فر دیجیے۔ ان (کی خرابیوں) کو ہمارے لئے واضح کر دیجیے۔ کہ ایسا نہ ہو کہ ہم ان میں شامل ہو جائیں۔ اور ہمیں پتہ بھی نہ چلے آپ نے فرمایا۔ وہ تمہارے بھائی ہیں اور تمہاری جنس سے ہیں اور رات کی عبادت کا حصہ حاصل کرتے ہیں جس طرح تم کرتے ہو۔ لیکن وہ ایسے لوگ ہیں کہ انہیں جب تنہائی میں اللہ کے حرام کردہ گناہوں کا موقع ملتا ہے۔ تو ان کا ارتکاب کر لیتے ہیں۔

3۔ اعمال کی قبولیت کے لئے دعا کرنا

کوئی بھی نیک عمل کرنے کے بعد غافل نہیں ہو جانا چاہیے بلکہ اس نیک عمل کی قبولیت کے لیے دعائیں کرنی چاہئیں۔ سیدنا ابراہیم اور سیدنا اسماعیل علیہما السلام نے اللہ کے حکم سے خانہ کعبہ تعمیر کیا ہے خانہ کعبہ تعمیر کرنے کے بعد وہ دونوں دعا کرتے ہیں؛

وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ [البقرہ: 127]

ترجمہ: اور جب ابراہیم اس گھر کی بنیادیں اٹھا رہا تھا اور اسماعیل بھی۔ اے ہمارے رب! ہم سے قبول فرما، بے شک تو ہی سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے صبح کے اذکار میں ایک دعا سکھلائی ہے اس دعائیں بھی عمل کی قبولیت کا سوال کیا ہے؛

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا، وَرِزْقًا طَيِّبًا، وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا [ابن ماجہ: 925 صحیحہ الالبانی]

”اے اللہ! میں تجھ سے فائدہ دینے والے علم، پاک رزق اور قبول ہونے والے عمل کا سوال کرتا ہوں۔“

اس لیے امام مالک بن دینار رحمہ اللہ کا قول ہے:

الْخَوْفُ عَلَى الْعَمَلِ أَنَّ لَا يَتَقَبَّلَ أَشَدُّ مِنَ الْعَمَلِ

نیک عمل کے قبول نہ ہونے کا خوف عمل کرنے سے بھی زیادہ سخت ہوتا ہے۔“

سیدنا فضالہ بن عبید رحمہ اللہ عمل کی قبولیت کے سلسلے میں فرماتے ہیں:

لَأَنْ أَكُونَ أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ قَدْ تَقَبَّلَ مِنِّي مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا

فِيهَا

”کاش! میں اس بات کو جان لیتا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے رائی کے برابر عمل قبول کر لیا ہے تو یہ

بات مجھے دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہوتی ہے۔“ [الاخلاص والنية لابن الدنیا: 49/1]

4۔ اعمال میں دوام

اللہ کے پسندیدہ اور محبوب اعمال وہ ہیں جن کو ہمیشگی، دوام اور تسلسل کے ساتھ کیا جائے۔

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «سَدِّدُوا وَقَارِبُوا، وَاعْلَمُوا أَنَّ لَنْ

يُدْخَلَ أَحَدُكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ، وَأَنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ»

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا درمیانی چال

اختیار کرو اور بلند پروازی نہ کرو اور عمل کرتے رہو، تم میں سے کسی کا عمل اسے جنت میں نہیں

داخل کر سکے گا، میرے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل وہ ہے جس پر ہمیشگی کی جائے۔ خواہ کم ہی

کیوں نہ ہو۔ [بخاری: 6464]

اس حدیث کا مطلب یہ نہیں ہے کہ فرائض میں کمی کر کے ان کو دوام اور تسلسل کے

ساتھ ادا کیا جائے۔ فرض تو فرض ہیں ان کو ادا کرنا ضروری ہے، ان کے علاوہ تہجد اور اشراق وغیرہ ہیں، ایک مومن اور مسلمان چاہے دو رکعت ہی ادا کرے لیکن تسلسل کے ساتھ ادا کرے

5۔ کچھ کاموں کی وجہ سے نیک اعمال کی بربادی

ہمارے کچھ کاموں کی وجہ سے ہمارے نیک اعمال تباہ و برباد ہو جاتے ہیں وہ چند کام یہ ہیں:

شرک:

اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو شریک ٹھہرانا، حاجت روائی اور مشکل کشائی کے اختیارات کسی اور کو دینا شرک کہلاتا ہے اور یہ اتنا بڑا جرم ہے کہ اس کی وجہ سے نیک اعمال تباہ و برباد ہو جاتے ہیں۔ اٹھارہ انبیاء کے اسمائے گرامی ذکر کر کے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، اگر یہ حضرات بھی شرک کا ارتکاب کر لیتے تو ان کے سارے اعمال برباد ہو جاتے۔

وَلَوْ أَشْرَكُوا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ [الانعام: 88]

"اور اگر یہ لوگ شریک بناتے تو یقیناً ان سے ضائع ہو جاتا جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔"

دوسرے مقام پر نبی ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ [الزمر: 65]

"اے پیغمبر! اگر تو نے بھی شرک کیا تو تیرے سارے عمل برباد ہو جائیں گے۔"

حالانکہ پیغمبروں سے شرک کا صدور ممکن نہیں۔ مقصد امتوں کو شرک کی خطرناکی اور ہلاکت خیزی سے آگاہ کرنا ہے۔

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مشرکین مکہ کے بارے میں ارشاد فرمایا:

مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ أَنْ يَعْبُرُوا مَسْجِدَ اللَّهِ شَاهِدِينَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ بِالْكَفْرِ أُولَئِكَ حَبِطَتْ
أَعْمَالُهُمْ وَفِي النَّارِ هُمْ خَالِدُونَ [التوبہ: 17]

”مشرکوں کے لائق نہیں کہ وہ اپنے کفر کی خود گواہی دیتے ہوئے اللہ کی مسجدوں کو آباد کریں۔ ان کے اعمال غارت ہو چکے۔ اور وہ جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔“

مشرکین مکہ طواف بیت اللہ، حج اور عمرہ جیسے بڑے بڑے اعمال کرتے تھے، اس کے علاوہ حجاج کو پانی بھی پلاتے تھے، لیکن وہ اس کے ساتھ ساتھ اللہ کے ساتھ شرک بھی کرتے تھے اور کافر بھی تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں واضح کر دیا کہ ان کے اعمال ان کے شرک اور کفر کی وجہ سے برباد ہو چکے۔

ریا کاری:

اعمال میں اخلاص لازم ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ
وَذَلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ [البینہ: 5]

”انہیں محض اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور شرک وغیرہ سے منہ موڑتے ہوئے اس کے لئے دین کو خالص رکھیں۔ اور نماز قائم کریں اور زکاۃ ادا کریں۔ اور یہی ہے دین سیدھی ملت کا۔“

’اخلاص کا معنی ہے: پاک صاف کرنا۔ یعنی عبادت کو اللہ تعالیٰ کیلئے خالص کرنا اور اسے شرک اور ریا کاری سے پاک صاف کرنا۔ عبادت میں کسی کو شریک کرنے یا دکھلاوے کی نیت

کرنے سے عبادت ضائع ہو جاتی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے؛

أَنَا أَغْنِي الشُّرَكَاءَ عَنِ الشِّرْكِ، مَنْ عَمِلَ عَمَلًا أَشْرَكَ فِيهِ مَعِيَ غَيْرِي تَرَكْنُهُ وَشِرْكُهُ

”میں تمام شریکوں میں سب سے زیادہ شرک سے بے نیاز ہوں۔ اور جو شخص ایسا عمل کرے کہ اس میں میرے ساتھ میرے علاوہ کسی اور کو بھی شریک کرے تو میں اسے اور اس کے شرک کو چھوڑ دیتا ہوں۔“ [مسلم: 2985]

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرَأَيْتَ رَجُلًا غَزَا يَلْتَمِسُ الْأَجْرَ وَالذِّكْرَ مَا لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا شَيْءَ لَهُ فَأَعَادَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَقُولُ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا شَيْءَ لَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبَلُ مِنَ الْعَبْدِ إِلَّا مَا كَانَ لَهُ خَالِصًا وَابْتِغَى بِهِ وَجْهَهُ [نسائي: 3140 حسنہ الالبانی]

ترجمہ: حضرت ابو امامہ باہلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور کہنے لگا: آپ ﷺ فرمائیں، ایک شخص جنگ کو جاتا ہے۔ ثواب اور شہرت دونوں کا طلب گار ہے۔ اسے کیا ملے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسے کچھ نہیں ملے گا۔“ اس شخص نے سوال تین دفعہ دہرایا۔ ”پھر آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ صرف اس عمل کو قبول فرماتا ہے جو خالص اس کے لیے کیا جائے اور صرف اس کی رضامندی مقصود ہو۔“

❁ سلیمان بن یسار کہتے ہیں کہ (جنگھٹے کے بعد) لوگ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے چھٹ گئے تو اہل شام میں سے نائل (بن قیس جزامی رئیس اہل شام) نے ان سے کہا: شیخ! مجھے ایسی حدیث سنائیں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو، کہا: ہاں، میں نے رسول

اللہ ﷻ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "قیامت کے روز سب سے پہلا شخص جس کے خلاف فیصلہ آئے گا، وہ ہو گا جسے شہید کر دیا گیا۔ اسے پیش کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی (عطا کردہ) نعمت کی پہچان کرائے گا تو وہ اسے پہچان لے گا۔ وہ پوچھے گا تو نے اس نعمت کے ساتھ کیا کیا؟ وہ کہے گا: میں نے تیری راہ میں لڑائی کی حتیٰ کہ مجھے شہید کر دیا گیا۔ (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا تو نے جھوٹ بولا۔ تم اس لیے لڑے تھے کہ کہا جائے: یہ (شخص) جری ہے۔ اور یہی کہا گیا، پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا تو اس آدمی کو منہ کے بل گھسیٹا جائے گا یہاں تک کہ آگ میں ڈال دیا جائے گا اور وہ آدمی جس نے علم پڑھا، پڑھایا اور قرآن کی قراءت کی، اسے پیش کیا جائے گا۔ (اللہ تعالیٰ) اسے اپنی نعمتوں کی پہچان کرائے گا، وہ پہچان کر لے گا، وہ فرمائے گا: تو نے ان نعمتوں کے ساتھ کیا کیا؟ وہ کہے گا: میں نے علم پڑھا اور پڑھایا اور تیری خاطر قرآن کی قراءت کی، (اللہ) فرمائے گا: تو نے جھوٹ بولا، تو نے اس لیے علم پڑھا کہ کہا جائے (یہ) عالم ہے اور تو نے قرآن اس لیے پڑھا کہ کہا جائے: یہ قاری ہے، وہ کہا گیا، پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا، اسے منہ کے بل گھسیٹا جائے گا حتیٰ کہ آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ اور وہ آدمی جس پر اللہ نے وسعت کی اور ہر قسم کا مال عطا کیا، اسے لایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتوں کی پہچان کرائے گا، وہ پہچان لے گا۔ اللہ فرمائے گا: تم نے ان میں کیا کیا؟ کہے گا: میں نے کوئی راہ نہیں چھوڑی جس میں تمہیں پسند ہے کہ مال خرچ کیا جائے مگر ہر ایسی راہ میں خرچ کیا۔ اللہ فرمائے گا: تم نے جھوٹ بولا ہے، تم نے (یہ سب) اس لیے کیا تا کہ کہا جائے، وہ سخی ہے، ایسا ہی کہا گیا، پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا، تو اسے منہ کے بل گھسیٹا جائے گا، پھر آگ میں ڈال دیا جائے گا۔" [مسلم: 4923]

تین لوگ:

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا:

ثَلَاثَةٌ لَا تُجَاوِزُ صَلَاتُهُمْ آذَانَهُمُ الْعَبْدُ الْآبِقُ حَتَّى يَرْجِعَ وَامْرَأَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا
سَاخِطٌ وَإِمَامٌ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ [ترمذی: 360 حسنہ الالبانی]

'تین لوگوں کی نمازان کے کانوں سے اوپر نہیں جاتی: ایک بھگوڑے غلام کی جب تک کہ وہ (اپنے مالک کے پاس) لوٹ نہ آئے، دوسرے عورت کی جورات گزارے اور اس کا شوہر اس سے ناراض ہو، تیسرے اس امام کی جسے لوگ ناپسند کرتے ہوں'۔

شوقیہ کتار کھنا:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ افْتَتَى كَلْبًا، لَيْسَ بِكَلْبٍ مَا شِئِيَّةٍ، أَوْ ضَارِيَّةٍ، نَقَصَ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهِ قِيرَاطَانِ

جس نے ایسا کتا پالا جو نہ مویشی کی حفاظت کے لیے ہے اور نہ شکار کرنے کے لیے تو روزانہ اس کی نیکیوں میں سے دو قیراط کی کمی ہو جاتی ہے۔ [بخاری: 5480]

شراب پینا:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو مَرْفُوعاً: الْخَمْرُ أُمُّ الْخَبَائِثِ، وَمَنْ شَرِبَهَا لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ مِنْهُ صَلَاتَهُ
أَرْبَعِينَ يَوْمًا، فَإِنْ مَاتَ وَهِيَ فِي بَطْنِهِ مَاتَ مَيِّتَةً جَاهِلِيَّةً [سلسلہ صحیحہ: 1636]
ترجمہ: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً مروی ہے کہ: شراب خبائث کی جڑ

(ام النجاثت) ہے۔ جس شخص نے شراب پی اللہ تعالیٰ چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں کرے گا، اگر وہ مر گیا اور شراب اس کے پیٹ میں ہوئی تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔

کاہن / نجومی کے پاس جانا:

عَنْ صَفِيَّةَ، عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ أَتَى عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ، لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً» [مسلم: 5821]

ترجمہ: سیدہ صفیہ نے نبی ﷺ کی ایک اہلیہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، کہ آپ نے فرمایا: "جو شخص کسی غیب کی خبریں سنانے والے کے پاس آئے اور اس سے کسی چیز کے بارے میں پوچھے تو چالیس راتوں تک اس شخص کی نماز قبول نہیں ہوتی۔"

قطع تعلقی:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "تُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ، وَيَوْمَ الْخَمِيسِ، فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا، إِلَّا رَجُلًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ، فَيُقَالُ: أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا، أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا، أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا" [مسلم: 6544]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور ہر اس بندے کی مغفرت کر دی جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناتا، اس بندے کے سوا جس کی اپنے بھائی کے ساتھ عداوت ہو، چنانچہ کہا جاتا ہے: ان دونوں کو مہلت دو حتیٰ کہ یہ صلح کر لیں، ان دونوں کو مہلت دو حتیٰ کہ یہ صلح کر لیں۔"



ہمارے خطباتِ جمعہ اور دروس حاصل کرنے لیے رابطہ کریں۔

کال / واٹس ایپ

0301-1263168

0306-9230439

0300-8282509